تفسیر مظہری

تالیف

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی

تشریحی ترجمہ مع ضروری اضافات

مولانا سید عبد الدائم الجلالی

دار الاشاعت

تفسیر مظہری

جلد ہفتم

سورۂ اسرائیل سے سورۂ انبیاء تک
پارہ ۱۵ تا پارہ ۱۷ کا نصف رکوع ۷ تک

تالیف

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتیؒ

تشریحی ترجمہ مع ضروری اضافات

مولانا سید عبدالدائم الجلالی
رفیق ندوۃ المصنفین

ناشر

دار الاشاعت

اردو بازار کراچی ۱ ـــــــ فون ۲۱۳۷۶۸

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی
طباعت : ۱۹۹۹ء شکیل پریس کراچی۔
ضخامت : صفحات در ۶ جلد

ملنے کے پتے

بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت العلوم 26-نابھہ روڈ لاہور
کشمیر بک ڈپو۔ چینوٹ بازار فیصل آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
ادارۂ اسلامیات ۱۹۰۔ انار کلی لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور

پندرھواں پارہ شروع

سورۂ بنی اسرائیل

اس سورۃ میں ایک سو گیارہ آیات ہیں۔ آیت وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ سے آٹھ آیات تک مدنی ہیں، باقی پوری سورۃ مکی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُبْحٰنَ پاک ہے یا میں اللہ کی پاکی کا اقرار کرتا ہوں یا اللہ کے پاک ہونے کا تم اقرار کرو۔
سُبْحٰنَ اصل میں اسم مصدر ہے بمعنی تسبیح کے، تسبیح کا معنی ہے پاک جاننا اور پاکی کا اقرار کرنا۔ کبھی اللہ کے نام کے طور پر بھی مستعمل ہوتا ہے، یعنی اللہ سبحان (پاک) ہے۔ سُبْحَانَ اگرچہ اسم مصدر ہے۔ لیکن بجائے فعل کے استعمال ہوتا ہے اس لئے اس کا فعل ذکر ہی نہیں کیا جاتا۔ کلام کے آغاز میں لانے سے اس بات پر تنبیہ کرنی ہے کہ اس کے بعد جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس پر اللہ کے سوا کسی کو قدرت نہیں۔ کبھی سبحان کو بطور تعجب کے بھی بولا جاتا ہے (جیسے کہتے ہیں سبحان اللہ)

الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ وہ جو رات کو لے گیا اپنے (خاص) بندے (یعنی محمد ﷺ) کو۔

لَيْلًا رات کو۔ اسراء کا معنی ہی رات کو لے جانا ہے اس کے بعد لَيْلًا کو بصورت نکرہ ذکر کرنے سے وقت کی کمی کی طرف اشارہ ہے (یعنی رات کے قلیل ترین وقت میں)۔

مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حرمت والی مسجد (یعنی کعبہ) سے۔ صحیحین میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی وساطت سے حضرت مالک بن صعصعہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں مسجد حرام کے اندر نیند اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا (نہ سو رہا تھا نہ جاگ رہا تھا) کہ جبرئیل میرے پاس براق لے کر آئے۔ دوسری روایت میں ہے میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا (یعنی نیند کی حالت میں تھا) کہ ایک آنے والا میرے پاس آیا۔ سورۂ والنجم کی تفسیر میں ہم نے اس کی تفصیل کر دی ہے۔

بعض علماء کا خیال ہے کہ حضور ﷺ حضرت ام ہانی کے مکان میں تھے وہیں سے معراج ہوئی تھی اس روایت پر مسجد حرام سے مراد (کعبہ یا حطیم نہ ہوگا بلکہ) حرم ہوگا۔ حرم کو مسجد حرام اس لئے فرمایا کہ سارا حرم مسجد ہے یا یہ وجہ ہے کہ مسجد حرام حرم میں واقع ہے حرم مسجد حرام کو محیط ہے۔ معراج کو جانے کے وقت رسول اللہ ﷺ کا کعبہ میں ہونا حضرت انس کی اس روایت سے ثابت ہوتا ہے جو صحیحین میں مذکور ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں مکہ میں تھا کہ (کعبہ کی چھت میں) میرے لئے شگاف کر دیا گیا، یہ حدیث بھی ہم نے سورۂ والنجم کی تفسیر میں ذکر کر دی ہے

الجزء ۱۵ المنزل ۴

ابو یعلی نے مسند اور طبرانی نے الکبیر میں بیان کیا ہے کہ جب حضور ﷺ کو معراج ہوئی اس رات کو آپ حضرت ام ہانی کے مکان میں تھے اور اسی رات میں فوراً آپ واپس آ گئے تھے اور ام ہانی سے معراج کی کیفیت بیان فرمائی تھی اور فرمایا تھا کہ پیغمبروں کو ——— مُشکّل (یعنی مجسم) کر کے میرے سامنے لایا گیا اور میں نے ان کو نماز پڑھائی پھر صبح کو حضور ﷺ مسجد میں آئے اور قریش کو اطلاع دی۔ لوگوں نے ناممکن سمجھ کر تعجب کیا اور بعض مسلمان بھی مرتد ہو گئے۔ کچھ لوگ دوڑے ہوئے حضرت ابو بکرؓ کے پاس پہنچے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا، اگر انہوں نے ایسا فرمایا ہے تو سچ فرمایا ہے۔ لوگوں نے کہا، کیا ان کی ایسی باتوں کو بھی آپ سچ جانتے ہیں۔ فرمایا، میں تو اس سے بھی زیادہ دور کی باتوں کی ان کے متعلق تصدیق کرتا ہوں (جبرئیل کا آنا اور اللہ کی طرف سے قرآن لانا اور وقتاً فوقتاً نازل ہو کر وحی لانا تو اس سے بھی زیادہ دور کی باتیں ہیں اور میں ان تمام باتوں میں ان کو سچا جانتا ہوں اور ایمان لایا ہوں) حضرت ابو بکرؓ کو اسی تصدیق کی وجہ سے صدیق کا لقب مل گیا، کچھ لوگ بیت المقدس جا چکے تھے اور وہاں کے حالات سے واقف تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیت المقدس کے متعلق دریافت کیا، فوراً حضور ﷺ کے سامنے سے پردے ہٹا دیئے گئے اور آپ بیت المقدس کو سامنے دیکھ کر حالات بیان کرنے لگے، لوگوں نے کہا، کیفیت تو آپ نے ٹھیک بیان کی اب آپ ہمارے قافلہ کے متعلق بتائیے (کہ وہ کہاں ہے) آپ ﷺ نے ان کو اونٹوں کی تعداد اور اونٹوں پر جو مال تھا اس کی کیفیت بتا دی اور فرمایا، فلاں دن طلوع آفتاب کے وقت قافلہ آ پہنچے گا اور آگے آگے خاکستری رنگ کا اونٹ ہوگا، لوگ دوڑتے ہوئے پہاڑ کے درے میں پہنچے قافلہ آتا ہوا مل گیا اور ویسا ہی ملا جیسا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا پھر بھی ایمان نہ لائے اور بولے یہ تو محض کھلا ہوا جادو ہے۔

میں کہتا ہوں معراج کا واقعہ دو مرتبہ ہوا ایک بار حطیم سے اور دوسری بار حضرت ام ہانی کے مکان سے۔ دونوں حدیثیں اپنی جگہ صحیح ہیں دونوں میں کوئی اختلاف نہیں۔

بغوی نے لکھا ہے کہ مقاتل نے کہا شب معراج ہجرت سے ایک سال پہلے ہوئی۔ لوگ کہتے ہیں ایک بار رجب کے مہینے میں معراج ہوئی اور دوسری بار ماہ رمضان میں۔

اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس تک۔ اقصیٰ (انتہائی۔ آخری۔ پرے کے کنارے کی) کہنے کی وجہ یہ ہے کہ مسجد حرام سے بیت المقدس سے پرے بھی کوئی مسجد نہ تھی۔ رات میں مسجد اقصیٰ تک پہنچنے پر قریش کو تعجب ہوا، مسجد اقصیٰ بہت دور تھی ان کی نظر میں اتنی لمبی مسافت طے کر کے رات ہی میں واپس آ جانا ناممکن تھا۔

بیضاوی نے لکھا ہے بیت المقدس تک آن کی آن میں رسول اللہ ﷺ کا پہنچ جانا ناممکن تھا۔ آفتاب کے دونوں کناروں کے درمیان کی مسافت زمین کے دونوں کناروں کے درمیان کی مسافت سے کچھ اوپر ایک سو ساٹھ گنا زائد ہے اور ایک سیکنڈ میں آفتاب کا نچلا کنارہ بالائی کنارے کے مقام تک پہنچ جاتا ہے اور یہ امر علم کلام میں ثابت کر دیا گیا ہے کہ تمام اجسام میں اعراض کو قبول کرنے کی صلاحیت ایک جیسی ہے پھر کیا محال ہے کہ اللہ نے رسول اللہ ﷺ کے بدن یا بدنی قوتوں میں آفتاب جیسی یا اس سے بھی زیادہ تیز حرکت پیدا کر دی ہو، جب سرعت حرکت ممکن بلکہ بعض اجسام میں واقع ہے تو اللہ کے لئے ناممکن نہیں کہ جو کچھ اور جیسا کچھ چاہے پیدا کر دے۔ رہا تعجب تو وہ معجزات پر ہوا ہی کرتا ہے وہ معجزہ ہی کیا جس پر تعجب نہ ہو۔

الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ وہ جس کے ماحول کو ہم نے برکت والا بنا دیا ہے، یعنی بکثرت دریا، نہریں درخت اور پھل پیدا کر دیئے ہیں۔ مجاہد نے بیان کیا مبارک ہونے کا یہ معنی ہے کہ اس سرزمین کو اللہ نے انبیاء کی قرارگاہ اور منزل وحی بنایا تھا اور قیامت کے دن لوگوں کا حشر وہیں سے ہوگا۔

لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا تاکہ ہم اس بندہ کو اپنی قدرت کی کچھ عجیب نشانیاں دکھا دیں۔ چالیس دن کی مسافت کو رات کے قلیل ترین وقت میں طے کرانا پھر بیت المقدس سے آسمانوں تک لے جانا انبیاء کو مجسم بنا کر دکھانا پھر ان کی امامت کرانا اور ان کے علاوہ دوسرے عجائبات قدرت کی سیر کرانا یہ سب کچھ اللہ کی وہ آیات تھیں جن کا مشاہدہ کرانا مقصود تھا۔

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ① بے شک اللہ (نبی کی دعا اور کلام کو) خوب سننے والا اور (آپ کے احوال و افعال کو خوب دیکھنے والا ہے۔ اور تاریکی شب میں آپ کی حفاظت کرنے والا ہے۔

بغوی نے لکھا ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ (شب معراج میں) رسول اللہ ﷺ کا جسم مبارک غائب نہیں ہوا بلکہ روح مبارک کو لے جایا گیا تھا، یعنی معراج خواب میں ہوئی اس کی تائید حضرت انس بن مالک کے اس بیان سے ہوتی ہے جو بخاری نے نقل کیا ہے جس رات کو رسول اللہ ﷺ کو (مسجد کعبہ) سے معراج کے لئے لے جایا گیا (اس کی صورت یہ ہوئی کہ) حضور ﷺ مسجد حرام میں سو رہے تھے اور یہ واقعہ وحی آنے سے پہلے کا ہے کہ تین شخص آئے اول شخص نے کہا وہ کونسا ہے۔ درمیان والا بولا وہ سب سے بہتر ہے۔ تیسرے نے کہا، تو جو سب سے افضل ہے اسی کو لے لو۔ یہ رات یونہی گزر گئی (کوئی اور واقعہ نہیں ہوا) دوسری رات ہوئی تو آپ کی آنکھیں سو رہی تھیں دل نہیں سو رہا تھا انبیاء کی حالت ہی یہ ہوتی ہے کہ آنکھیں سوتی ہیں دل بیدار ہوتا ہے وہی تینوں شخص آئے بات کچھ نہیں کی اور رسول اللہ ﷺ کو اٹھا کر لے گئے اور لے جا کر زمزم کے پاس رکھ دیا۔ جبرئیلؑ نے آپ ﷺ کا سینہ ہنسلی کے گڑھے سے ناف تک چاک کیا اور اندرون صدر کو زمزم کے پانی سے دھویا (اور پھر اس میں ایمان و علم بھر دیا اور آسمان دنیا میں پہنچے تو وہاں سے دو دریا نکلتے دیکھے جبرئیل نے کہا یہ نیل و فرات دونوں کا سرچشمہ یہاں ہے۔ پھر جبرئیلؑ آپ ﷺ کو آسمان میں لے چلے وہاں ایک اور دریا دیکھا جس پر موتی اور زبرجد کا محل بنا ہوا تھا، دریا میں ہاتھ مارا تو وہ یکدم خالص مشک بن گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا جبرئیلؑ یہ کیا ہے۔ جبرئیلؑ نے کہا یہ کوثر ہے، جو اللہ نے آپ کے لئے رکھ چھوڑا ہے۔ حضرت انسؓ نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا، پھر آپ ﷺ کو ساتویں آسمان تک لے جایا گیا۔ موسیٰؑ نے کہا اے رب میرا تو گمان بھی نہ تھا کہ کسی کو مجھ پر بلندی حاصل ہوگی۔ پھر آپ کو اور اوپر لے جایا گیا، جس کا علم سوائے اللہ کے اور کسی کو نہیں، یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے اور اللہ جبار رب العزت کا قرب حاصل ہو گیا۔ رب العزت کچھ نیچے آیا، یہاں تک کہ دو کمانوں کے فاصلے کے بقدر یا اس سے بھی زیادہ قریب ہو گیا اور ہر رات دن میں پچاس نمازیں فرض کئے جانے کی کیفیت بتائی اور موسیٰؑ نے کہا آپ کی امت سے اس کی ادائیگی نہ ہو سکے گی غرض موسیٰؑ بار بار لوٹا کر آپ کو رب العزت کے پاس بھیجتے رہے یہاں تک کہ پانچ نمازیں رہ گئیں لیکن موسیٰؑ نے پھر بھی رک کر کہا محمد ﷺ! میں نے اپنی قوم بنی اسرائیل پر اس سے کم کا بہت تجربہ کیا ہے لیکن وہ اس سے بھی عاجز رہے اور ادائیگی کو چھوڑ بیٹھے اور آپ کی امت تو بنی اسرائیل کے مقابلے میں جسم و دل اور گوش و چشم کے اعتبار سے بہت کمزور ہے آپ اپنے رب کے پاس لوٹ کر جائیے (اور تخفیف کی درخواست کیجئے) تاکہ وہ تخفیف کر دے۔ حضرت موسیٰؑ نے جتنی مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو درخواست تخفیف کی تلقین کی ہر بار آپ جبرئیلؑ کی طرف مشورہ طلب نظر سے دیکھتے تھے اور جبرئیلؑ اس کو نامناسب نہیں خیال کرتے تھے آخر پانچویں مرتبہ میں جب رسول اللہ ﷺ نے دعا تخفیف کی اور عرض کیا اے رب میری امت کے بدن بھی کمزور ہیں اور دل بھی اور گوش و نظر بھی تو ہمارے لئے اپنے حکم میں تخفیف فرما دے تو اللہ نے فرمایا، میرے ہاں حکم نہیں بدلا جاتا جیسے میں نے لوح محفوظ میں فرض کر دیا ہے وہی قائم رہے گا ہر نیکی کا ثواب دس گونہ مقرر ہے پس لوح محفوظ میں یہ پچاس نمازیں ہیں مگر تمہارے لئے پانچ ہیں۔ حضرت موسیٰؑ نے پھر رسول اللہ ﷺ سے کہا آپ پھر اپنے رب کے پاس لوٹ جائیں اور تخفیف کی درخواست کریں۔ حضور ﷺ نے فرمایا میں نے بار بار اتنی مرتبہ آمد و رفت کی کہ اب مجھے اپنے رب سے تخفیف کا سوال کرتے شرم آتی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد آپ جب بیدار ہوئے تو مسجد حرام میں ہی تھے۔

مسلم کی روایت میں جو فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کے الفاظ آئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سارا معراجی واقعہ خواب کا تھا۔ لیکن صحیح متواتر احادیث سے ثابت ہے اور اسی پر اجماع بھی ہے کہ آیت سُبْحَانَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا میں شب معراج مراد ہے اور معراج بیداری کی حالت میں ہوئی تھی اور جسمانی ہوئی تھی یعنی مع جسم کے رسول اللہ ﷺ کو لے جایا گیا تھا اگر خواب میں ہوتی تو قریش کو تعجب اور انکار ہی کیوں ہوتا خواب میں سیر آسمانی ہونا یا مسجد اقصیٰ تک جانا

قابلِ تعجب چیز نہیں۔

ہمارے شیخ امام نے بیان کیا کہ بعض علماء حدیث کا قول ہے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سوائے حدیث مذکور کے اور کوئی ایسی حدیث نہیں۔ جس سے منامی معراج کا ثبوت ملتا ہو صرف یہی ایک حدیث ہے جس سے خواب کے اندر معراج ہونے کا ثبوت ملتا ہے لیکن اس روایت کا مدار شریک بن عبد اللہ پر ہے اور شریک منکر الحدیث ہے، اس کے علاوہ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جس معراج کا اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے وہ تو وحی آنے سے پہلے واقع ہوئی تھی اور جس معراج کا آیت میں ذکر ہے (اور جو جسمانی طور پر بیداری میں ہوئی تھی) وہ آغاز وحی سے بارہ سال کے بعد یعنی ہجرت سے ایک سال پہلے ہوئی تھی، حقیقت میں آغاز وحی سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے خواب میں معراج کا واقعہ دیکھا تھا پھر اس کو محقق کرنے کے لئے ہجرت سے ایک سال پہلے اللہ نے بیداری کی حالت میں آپ کو معراج کرادی جس طرح حدیبیہ کے سال یعنی ۶ھ میں آپ کو فتح مکہ دکھائی گئی تھی پھر ۸ھ میں عالم ظاہر میں مکہ کی فتح عنایت کردی گئی۔

بغوی نے لکھا ہے جب معراج سے واپسی میں رسول اللہ ﷺ مقام ذی طوی میں پہنچے تو فرمایا جبرئیلؑ! میری قوم والے اس کی تصدیق نہیں کریں گے۔ حضرت جبرئیل نے فرمایا ابو بکرؓ آپ کی تصدیق کریں گے اور وہ بڑے سچے ہیں۔

بغوی نے حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ کی روایت سے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس رات کو مجھے (معراج میں) لے جایا گیا اس کی صبح کو میں مکہ میں بیٹھا اپنے متعلق سوچ رہا تھا اور سمجھا ہوا تھا کہ میری قوم والے مجھے جھوٹا قرار دیں گے، ایک گوشہ میں الگ تھلگ غمگین بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں اس طرف سے ابو جہل کا گذر ہوا اور مذاق کے لہجے میں اس نے کہا (کیسے بیٹھے ہو) کیا کوئی نئی چیز حاصل کی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں مجھے آج رات لے جایا گیا تھا۔ ابو جہل نے کہا، کہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بیت المقدس کو۔ ابو جہل بولا پھر صبح ہوئی تو تم ہمارے سامنے موجود ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ ابو جہل انکار نہ کر سکا اس کو اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ بات اسی پر نہ پڑے۔ کہنے لگا تم نے جو بات میرے سامنے بیان کی ہے کیا اپنی قوم والوں کے سامنے بھی بیان کر دو گے، حضور نے فرمایا، ہاں ابو جہل نے پکار کر کہا اے گروہ کعب بن لوی یہاں آؤ، آواز پر لوگ ٹوٹ پڑے اور رسول اللہ ﷺ اور ابو جہل کے پاس آپہنچے، ابو جہل بولا اب تم نے جو کچھ مجھ سے بیان کیا تھا اپنی قوم سے بھی بیان کرو۔ حضور ﷺ نے فرمایا، ہاں مجھے آج رات لے جایا گیا، لوگوں نے پوچھا کہاں فرمایا بیت المقدس کو۔ لوگوں نے کہا پھر صبح کو تم ہمارے سامنے بھی ہو۔ فرمایا ہاں۔ یہ سنتے ہی کچھ لوگ مذاق سے تالیاں بجانے لگے اور کچھ لوگوں نے تعجب سے اپنا سر پکڑ لیا اور کچھ لوگ جو ایمان لاچکے تھے اور حضور ﷺ کی نبوت کی تصدیق کر چکے تھے، اسلام سے پھر گئے اور ایک مشرک دوڑا دوڑا حضرت ابو بکرؓ کے پاس پہنچا اور کہنے لگا اب آپ کا اپنے ساتھی کے متعلق کیا خیال ہے، وہ تو کہہ رہا ہے کہ رات مجھے بیت المقدس کو لے جایا گیا تھا، حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا، کہ انہوں نے ایسا کہا ہے۔ لوگوں نے کہا ہاں۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا اگر انہوں نے ایسا کہا ہے تو سچ کہا ہے۔ لوگوں نے کہا کیا آپ اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ رات میں بیت المقدس کو چلے بھی گئے اور صبح سے پہلے آ بھی گئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا، میں تو ان کی اس سے بھی بڑی بات کی تصدیق کرتا ہوں ان کے پاس جو صبح شام آسمان سے خبریں آتی ہیں میں تو ان کی تصدیق کرتا ہوں۔ حضرت ابو بکر کو صدیق اسی لئے کہا جانے لگا (کہ آپ نے بے تامل معراج کی تصدیق کردی اور رسول اللہ ﷺ کی نبوت کو بھی آپ نے بے تامل مان لیا تھا) راوی کا بیان ہے کہ ان لوگوں میں بعض لوگ ایسے تھے جو بیت المقدس جاچکے تھے انہوں نے کہا کیا آپ ہمارے سامنے بیت المقدس کا بیان کر سکتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے بیت المقدس کی کیفیت بیان کرنی شروع کی اور برابر بیان کرتا رہا یہاں تک کہ بعض حالات کا مجھ پر اشتباہ ہو گیا تو فوراً (نظروں کے سامنے سے پردے ہٹا دیئے گئے اور) بیت المقدس میری نظروں کے سامنے آگیا اور عقیل کے گھر سے بھی ورے لا کر اس کو رکھ دیا گیا اور میں مسجد کو اپنی نظر سے دیکھ دیکھ کر بیان کرنے لگا، وہ لوگ کہنے لگے بے شک بیت المقدس کی جو حالت تم نے بیان کی ہے وہ صحیح ہے۔ پھر بولے محمد ﷺ! ہمارے قافلے